بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹ ۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم رشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۶ تبوک ۱۳۴۶ ہش / ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ / ۲۶ ستمبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۱۵

اخبار احمدیہ

— ٭ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل مری میں قیام فرما ہیں۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

— ٭ محترم شیخ رفیع الدین احمد صاحب مرکزی سکرٹری جماعت احمدیہ کراچی کی صحت موصولہ اطلاعات کے مطابق تاحال کمزور ہے۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کے کام پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔

(۲) مکرم قریشی محمد اکمل صاحب گول بازار ربوہ کے متعلق راولپنڈی سے مزید کوئی اطلاع نہیں آئی۔ قریشی صاحب شدید درد گردہ سے بیمار ہو کر بغرض علاج وہاں گئے ہوئے ہیں۔

ہر دو اصحاب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے

قاضی عبدالرحمٰن ربوہ سکرٹری بہشتی مقبرہ

— ٭ جامعہ احمدیہ میں اردو کی تعلیم کے لئے استاد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب فوری طور پر وکالت دیوان کو اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواست کے ساتھ اسناد کی نقول شامل کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

— ٭ ربوہ ۲۵ ستمبر۔ تلقین عمل کے تحت مسجد مبارک میں روزانہ بعد نماز مغرب حسب ذیل پروگرام کے مطابق تقاریر ہونگی۔

۲۵ ستمبر۔ مکرم مولوی محمد حسین صاحب
موضوع:۔ رشتہ ناطہ کی مشکلات اور ان کا حل

۲۶ ستمبر۔ مکرم مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری
موضوع:۔ امت میں سلسلہ الہامات کا وجود۔

۲۷ ستمبر۔ مکرم سید عبدالحی صاحب
موضوع:۔ حضرت امام بخاری رحؒ کے مختصر حالات

۲۸ ستمبر۔ مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب
موضوع:۔ اسلام میں شعر کا مقام

خاکسار ابو العطاء جالندھری

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۷ء بروز منگل صبح نو بجے ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ سائنس کے ساتھ میٹرک پاس اور بغیر سائنس کے میٹرک پاس لڑکوں کی بہت ضرورت ہے۔ ایسے لڑکوں کے لئے ٹیکنیکل ٹریڈ کی کافی اسامیاں خالی ہیں۔ تنخواہ معقول ہے۔ اور مزید ترقی کے مواقع ہیں۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ چھپے ہوئے فارم پر ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

ناظر امور عامہ ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میرے نزدیک تمام قرآنی نصائح کا مغز یہ ہے کہ دعا کو مضبوطی سے پکڑو

مَیں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام مشکلات کو آسان کر دیگا

"یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے ۳۰ سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عمل درآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے مگر مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دعا ہے۔ دعا کو مضبوطی سے پکڑ لو مَیں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دیگا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور وہ نہیں سمجھتے کہ دعا کیا چیز ہے۔ دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑا لئے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ دعا اور دعوت کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارنا۔ اور اس کا کمال اور مؤثر ہونا اس وقت ہوتا ہے جب انسان کمال درد دل اور قلق اور سوزش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ الوہیت کی طرف بہہ نکلے۔ یا جس طرح پر کوئی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے تو دیکھتے ہو اس کی پکار میں کیسا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی میں وہ درد بھرا ہوتا ہے جو دوسروں کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالیٰ سے کی جاوے اس کی آواز اس کا لب ولہجہ بھی اور ہی ہوتا ہے۔ اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش میں لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاویں اور زبان میں خشوع خضوع ہو، دل میں درد اور رقت ہو، اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری امید ہو۔ اس کی قدرتوں پر ایمان ہو۔ ایسی حالت میں جب آستانہ الوہیت پر گرے گا نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیے کہ اس حالت میں بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے کہ مَیں گنہگار اور کمزور ہوں تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا تو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہیں ہے جو مجھے پاک کرے۔ جب اس قسم کی دعائیں مداومت کریگا اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل اور تائید کا طالب رہے گا تو کسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی جو دل سے گناہ کی تاریکی دور کر دیگی اور غیب سے ایک قوت عطا ہوگی جو گناہ سے بیزاری پیدا کر دیگی اور وہ ان سے بچے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۳، ۱۹۴)

مسعود احمد بلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۷ء

اہلِ کتاب کو تبلیغ

(۳)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ دشمنوں کے شر سے بچنے کے لئے ایک عظیم گر بتاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً
مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ
بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ
صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ھٰٓاَنْتُمْ اُولَاۗءِ تُحِبُّوْنَھُمْ
وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّھٖ ۚ
وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ڝ وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا
عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۭ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنْ تَمْسَسْكُمْ
حَسَنَةٌ تَـسُؤْھُمْ ۡ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا
بِھَا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُھُمْ
شَـيْـــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝

(آل عمران ۱۱۹ تا ۱۲۱)

ترجمہ۔ اے ایماندارو! اپنے لوگوں کو چھوڑ کر (دوسروں کو) رازدار دوست مت بناؤ۔ وہ تم سے بدسلوکی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے (اور) تمہارے دکھ میں پڑ جانے کو پسند کرتے ہیں (ان کی) دشمنی ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکی ہے۔ اور جو کچھ ان کے سینوں میں مخفی ہے۔ وہ (اس سے بھی) بڑھ کر ہے۔ اگر تم عقل سے کام لینے والے ہو تو ہم نے تمہارے لئے اپنی آیات کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ سنو! تم وہ لوگ ہو جو ان سے محبت رکھتے ہو۔ حالانکہ وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم رب (کی سب) کتاب پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم (بھی) ایمان رکھتے ہیں اور وہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ تو تمہارے خلاف غصہ سے انگلیاں کاٹتے ہیں۔ تو (ان سے) کہہ دے تم اپنے غصہ (کے سبب) سے مر جاؤ۔ اللہ یقیناً سینہ کے رازوں تک کو بھی جانتا ہے۔ اگر تمہیں کوئی کامیابی حاصل ہو تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے۔ تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ اگر تم صبر کرو گے اور تقوےٰ اختیار کرو گے۔ تو ان کی (منافقانہ) چال تمہیں کچھ (بھی) نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ یقیناً اسے پارہ پارہ کرنے والا ہے۔

اسلام کے تعلق میں آج جو مغربی اقوام کا سلوک ہے۔ ان کا کتنا جامع و نافع نقشہ ان آیات میں کھینچ دیا گیا ہے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ مسلمانوں کو کس طرح پیش آنا چاہیئے وہ نسخہ بھی بتا دیا ہے کہ ان میں سے کسی کو اپنا خیرخواہ نہ سمجھو۔ اور اس دھوکے میں آ کر ان کو اپنا رازدار نہ بناؤ بلکہ صرف اپنے لوگوں کو رازدار بناؤ۔ یہ لوگ تو بڑے فریبی اور مکار ہیں۔ جب وہ تمہارے ساتھ ملتے ہیں تو وہ تمہارے خیرخواہ بنتے ہیں۔ لیکن جونہی وہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ تم پر غصہ سے انگلیاں کاٹتے ہیں اور تم کو مٹا دینے کی تجاویز سوچتے ہیں۔ ان لوگوں کا بغض کچھ تو ظاہر ہے۔ اور جو کچھ ان کے دلوں میں مخفی ہے۔ وہ اس سے بھی بڑا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو بالکل اپنا ہمراز نہ بناؤ وہ کبھی تمہارے خیرخواہ نہیں ہو سکتے۔ تم ان سے بالکل محبت نہ کرو۔ کیونکہ وہ بھی تم سے محبت نہیں کرتے۔ مگر ان کا یہ غیظ و غضب تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا بشرطیکہ تم سچے مسلمان بن جاؤ۔ یہ لوگ تو تمہاری تکلیف پر خوش ہوتے ہیں اور تمہیں فائدہ پہنچے تو برا مناتے ہیں۔ مگر تم ان کی کوئی پرواہ نہ کرو۔ صبر سے کام لو اور متقی بن جاؤ۔ ان کی مکاریاں تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گی۔ کیونکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر محیط ہے۔ یعنی اگر تم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ تو ان کی شرارتیں اور ریشہ دوانیاں تمہارا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گی۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانے میں یورپ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے متعلق تمام ہدایات اور کوائف ہمارے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ آج علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ یورپ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی مہم تیزی کے ساتھ چلائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حسب توفیق اور ذکرت کے مطابق اس فریضہ کو ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس راستہ میں جو آسانیاں ہیں اور جو مشکلات ہیں تمام بیان کر دی ہیں۔ اور ہر طرح سے مسلمانوں کو ہوشیاری اور عزم کے ساتھ کام کرنے کے طریقے بتا دیئے ہیں۔ اور بتا دیا ہے۔ کہ ان اقوام میں ایسے لوگ بھی کثرت سے ہیں۔ جو فطرةً اسلام کے پیغام کے منتظر ہیں۔ ان میں اسلام کے پیغام کے منتظر ہیں۔ ان میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ وہ ہر طرح سے اس پیغام کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔ دوسری طرف مخالفین کے ہتھکنڈوں سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ اور ان کی مخالفت اور دشمنی کی بھی وضاحت کر دی ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صبر اور ہمت سے کام لینے کی تلقین کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ مخالفین کی مخالفت اور دشمنی اور ان کی مکاریاں اور فریب تم کو کوئی حقیقی ضرر نہیں پہنچائیں گی بلکہ اگر ایذا پہنچائیں گی بھی تو وہ کوئی خطرناک نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے تم کو محفوظ رکھے گا۔ اس لئے تم صبر اور استقلال سے کام کرتے چلے جاؤ۔

آیات محولہ بالا سے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوتے ہیں

(۱) اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا خالق اور مالک ہے وہی تمام کاموں کا مبدء اور مرجع ہے۔

(۲) امت مسلمہ دنیا میں لوگوں کی اخلاقی راہ نمائی کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔

(۳) امت مسلمہ کے لئے تبلیغ و اشاعت لازمی ہے۔

(۴) اہل کتاب کو تبلیغ کرنا ضروری ہے

(۵) اہل کتاب میں اچھے لوگ بھی ہیں جو حق قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور برے لوگ بھی ہیں جو مخالفت کرتے ہیں۔

(۶) اہل کتاب میں سے جو لوگ مخالفت کرتے ہیں۔ ان کی سرگرمیاں مسلمانوں کو کس قدر نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ مگر آخر میں انہی کو شکست ہوگی۔

(۷) اہل کتاب پر ذلت اور مسکنت مسلط کر دی گئی ہے۔ وہ اس سے نجات نہیں پا سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کی امان میں نہ آ جائیں۔ البتہ وہ دوسروں کی پناہ میں رہ کر عارضی طور پر زندگی گزار سکتے ہیں۔ مگر ان کا مال و دولت ان کی ذلت و مسکنت کو دور نہیں کر سکتے

(۸) مسلمانوں کو چاہیئے کہ غیروں کو اپنا رازدار نہ بنائیں بلکہ صرف اپنوں کو بنائیں۔

(۹) اہل کتاب جو مسلمانوں کے دشمن ہیں وہ مسلمانوں کی کامیابی پر خوش نہیں ہوتے بلکہ جب مسلمانوں کو کوئی نقصان پہنچے تو خوش ہوتے ہیں۔

(۱۰) یہ لوگ سخت ریاکار ہیں جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں۔ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ مگر جب الگ ہوتے ہیں تو غصہ سے انگلیاں کاٹتے ہیں۔

(۱۱) مسلمانوں کو صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے۔ اور تبلیغ و اشاعت کا کام کرتے چلے جانا چاہیئے۔ دشمنوں کی عیاریاں اور مکاریاں انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گی ؛؛

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
— اخبار الفضل —
خود خرید کر پڑھے

دعا کے متعلق صحیح اسلامی نظریہ

(مکرم شیخ محمد اقبال صاحب ۔ کوئٹہ)

جس طرح انسان کو جسمانی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے دواؤں کی ضرورت ہے اسی طرح اسے روحانی کمزوریوں اور بیماریوں کے علاج کے لئے دعا کی حاجت ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ جس طرح پر پانی کے ذریعے انسانی لبوں کی تشنگی دُور ہوتی ہے اسی طور پر دعا کے نتیجے میں انسان کی روحانی پیاس بجھتی ہے۔ کئی حالتوں میں مثلاً انتہائی اضطرار۔ پریشانی اور کرب کے عالم میں دعا کے ذریعے انسان کو جو ذہنی قرار اور قلبی تسکین حاصل ہوتی ہے وہ کسی بھی مادی ذریعہ سے میسر آنی ناممکن ہے۔

دعا کیا ہے۔ یہ ایک عاجز اور حقیر غلام کی پکار ہے جو وہ اپنے آقا و معبود کے سامنے اپنی حاجت روائی کی خاطر کرتا ہے گویا دعا ایک بالادست اور طاقتور ہستی کے مقابل پر انسانی عجز۔ تہی دستی اور کم مائیگی کی کیفیت کو ظاہر کرتی ہے۔ دعا اور عبادت میں بہت سی قدریں مشترک ہیں لیکن ضروری نہیں کہ ہر دعا عبادت ہو۔ البتہ عبادت بغیر دعا کے ایک بے معنی اور غیر حقیقی شے بن جاتی ہے۔ عبادت جسم ہے۔ دعا اس کی جان ہے۔ بغیر جان کے جسم مُردہ ہے۔

دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دعا کی تعلیم نہ دی ہو۔ اور تمام کتبِ سماوی میں دعا کا ذکر کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے بلکہ مشرکوں اور غیر اللہ کی عبادت کرنے والے بھی دعا پر یقین رکھتے ہیں۔ کہیں یہ معبودِ حقیقی یعنی خدائے بزرگ و برتر کے سامنے التجا اور پکار کے رنگ میں پیش کی جاتی ہے تو کہیں مصنوعی خداؤں کے روبرو تمناؤں کی تکمیل کے اظہار کے روپ میں نظر آتی ہے گویا دعا انسانی فطرت میں بطور ایک ضرورت اور تقاضے کے ودیعت شدہ ہے لیکن اسلام نے دعا کو نہ صرف عبادات کا بلکہ انسانی زندگی کے ہر مرحلہ کا ایک اہم جزو قرار دے کر ایسی خصوصیت عطا کی ہے جو دوسرے مذاہب میں نظر نہیں آتی۔ اور ہو بھی کیسے۔ جبکہ اسلام انسانی شعور میں ایک زندہ و پائندہ اور حی و قیوم خدا کا تصوّر پیش کرتا ہے۔ وہ خدا جو نہ صرف ازل سے زندہ ہے بلکہ وہ ابد تک زندہ رہے گا اس پر موت تو کیا اونگھ اور نیند بھی مسلّط نہیں ہو سکتی جیسے قرآن حکیم میں فرمایا:-

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ۔ لَا تَاْخُذُہٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

اسلام خدا کو نعوذ باللہ ایک عاجز اور ادھورے مالک و حاکم کے طور پر پیش نہیں کرتا کہ جسے کسی شریک یا مددگار کی ضرورت ہو۔ اسلام کا خدا ایک واحد لاشریک ہستی ہے۔ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو زمینوں اور آسمانوں میں ہر چیز کا اکیلا مالک ہے۔ اس وحدانیت کی تعلیم اور تصوّر نے انسانی شعور سے ذہنی انتشار اور غیر یقینی کیفیت کو یکسر مٹا کر اس کی جگہ یہ یقین اچھی طرح راسخ کر دیا کہ عبادت کے لائق صرف اور صرف خدا کی ذات ہے اور دعاؤں کے نتیجہ میں حاجت روائی بھی وہی قادرِ مطلق کر سکتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر ایک مومن جس یقینِ محکم کے ساتھ اپنے پروردگار کے آگے دعا کی غرض سے دامن پھیلاتا ہے۔ دوسرے مذہب کا پیرو اس کیفیت سے قطعی عاری ہوتا ہے کہ اس کا دل کبھی یقینی طور پر تسلّی اور اطمینان سے لبریز نہیں ہو سکتا کہ اس کی دعا ضرور سُنی جاوے گی۔

اس جگہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدا کو تو ہر مذہب زندہ تصوّر کرتا ہے۔ پھر اسلام میں اس عقیدہ کی خصوصیت کیونکر ہوئی۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ دعوے بغیر دلیل کے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اسلام کے سوا باقی سب مذاہب ماضی میں تو خدا کو ایک زندہ ہستی کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس کے لئے بڑی بڑی دلیلیں دیتے اور قصہ ہائے پارینہ کی مثالیں بڑھ چڑھ کر پیش کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ان میں سے ایک مذہب بھی ایسا نہیں جو قطعی اور کامل یقین کے ساتھ زمانۂ حاضر اور مستقبل میں بھی خدا کو زندہ و پائندہ ہستی کے طور پر پیش کرے اور اس کے لئے تازہ اور نو بہ نو دلائل اور ثبوت بھی دے۔ ایسے دلائل تو سننے میں آتے ہیں کہ جن سے ایک زندہ و قادر خدا کی ضرورت ثابت ہو۔ لیکن اُن مذاہب میں ایک بھی ایسا نہیں جو یہ ثبوت پیش کرے کہ ایسی ہستی واقعی اس وقت بھی موجود ہے۔ کیونکہ فقط یہ دعوے کرنا کہ ہم خدا کے سامنے دستِ دعا پھیلاتے ہیں ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت پیش نہیں کرتا جب تک کہ ساتھ یہ دلیل نہ دی جاوے کہ وہ ان دعاؤں کو اب بھی اسی طور پر شرفِ قبولیت بخشتا ہے جس طرح وہ پہلے بخشا کرتا تھا۔ اور وہ اپنے بندوں سے اب بھی اُسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جس طرح وہ گذشتہ زمانہ میں ہمکلام ہوُا کرتا تھا۔ اور دعا کرنے والے کو تسلّی دیتا ہے کہ مَیں نے تیری تضرعات کو سُنا اور ان کو شرفِ قبولیت بخشا۔

جماعتِ احمدیہ نے دعا کے متعلق صحیح اسلامی نظریہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا کیونکہ اُس نے اِس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا جنہوں نے دنیا کے سامنے ببانگِ دہل یہ دعویٰ کیا کہ خدا تعالےٰ نہ صرف دعاؤں کو سُنتا اور انہیں قبول کرتا ہے بلکہ اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جس طرح گزشتہ زمانہ میں وہ اپنے برگزیدہ بندوں سے ہمکلام ہوتا تھا اور ثبوت کے طور پہ دعاؤں کی قبولیت کے ہزارہا نشان دکھائے اور پیشگوئیوں کو پورا کر دکھایا جن کی بناء پر نہ صرف اپنی سچائی کی دلیل قائم کی بلکہ قرآن کو ایک زندہ کتاب۔ محمد رسول اللہ کو زندہ نبی اور اللہ تعالےٰ کو ایک زندہ ہستی کے طور پر ثابت کر دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صرف ایک دعا ہی ان کے مامور من اللہ ہونے کی سچائی پر ایک پختہ و کامل دلیل ہے۔ جس سے کوئی شخص جو تعصب سے پاک ہو انکار نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہے مصلح موعودؓ کی پیدائش کی دعا۔ حضور کی دعاؤں اور تضرعات کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے انہیں پیشگوئی کے مطابق ادھیڑ عمر میں ایک وجیہہ۔ خوبصورت۔ اولوالعزم۔ پاک سیرت اور اَن گنت صفات سے متصف لڑکا عطا فرمایا جس کو سچائی کی دلیل کے طور پر سبز اشتہار کے ذریعے نشر کیا گیا گویا دعا جہاں ایک زندہ خدا کی ہستی کا ثبوت پیش کرتی ہے وہاں وہ ایک سچے مامور من اللہ کی پہچان کا کارگر ذریعہ بھی ہے۔ یہی نہیں بلکہ سنّتِ انبیاء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے پیچھے ایک نیک و پاک جماعت چھوڑ گئے ہیں جس کے افراد کی بھاری اکثریت کا اب بھی دعوٰے ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو یقیناً سُنتا ہے۔ اور الہام۔ کشوف۔ رؤیا اور خوابوں کے ذریعے سے اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتا رہتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کی ذات پر کامل یقین کی بناء پر اسلام نے دعا پر بہت زور دیا ہے۔ خود قرآن حکیم اور احادیث نبوی گویا دعاؤں کا گنجینہ ہیں۔ انسانی زندگی کا کونسا پہلو ہے جس کے متعلق قرآنِ حکیم یا اقوالِ رسول اللہ میں موزوں دعا معین الفاظ میں نہیں ملتی۔ اسلامی نماز شروع سے آخر تک دعا ہی دعا ہے۔ اس کے علاوہ جنازہ کی دعا۔ سفر کی دعا۔ مسجد میں داخل اور خارج ہونے کی دعا۔ وضو کے وقت دعا۔ کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا۔ اذان کے بعد کی دعا۔ روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعا۔ حج کے مختلف مراحل کی دعا۔ والدین کی مغفرت کی دعا۔ آفتوں اور شر سے بچنے کی دعا۔ دنیا و عاقبت کے سنورنے کی دعا۔ رزق کی فراخی کی دعا اور اسی طرح کی ہزاروں دعائیں اسلام نے اپنے ماننے والوں کو معین الفاظ میں سکھائی ہیں جن کا عشرِ عشیر بھی دیگر مذاہب میں دکھائی نہیں دیتا۔

اسلامی نقطۂ نظر سے دعا ایک ایسی کڑی ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک مضبوط رشتہ پیدا کرتی ہے۔ گو اس راہ میں صحیح طور پر قدم رکھنا آسان نہیں ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے اس کا دل

مطمئن اور اس کی روح پرسکون ہو جاتی ہے۔ دعا کرنے والا انسان ایک مختلف انسان بن جاتا ہے جو دنیاوی حرص و ہوا کی بندشوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس کی روحانی کدورتیں اور کثافتیں دھل جاتی ہیں اسے روحانی لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کا اور اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔

اگر دعا مانگنے والے کے دل میں یہ بات راسخ نہ ہو کہ اس کی دعا قبول ہو گی تو یا تو وہ رسم اور عادت کے طور پر دعا کرتا رہے گا یا پھر بالآخر مایوس ہو کر اس کی افادیت سے منکر ہو کر دعا کرنا ہی چھوڑ دے گا۔ اسلامی تعلیم میں قبولیتِ دعا کے متعلق واضح اور منفرد نظریہ موجود ہے۔ ایک مومن جب اللہ تعالےٰ کے حضور صحیح رنگ میں دعا کی غرض سے دامن پھیلاتا ہے تو اس کا دل امید اور یقین کے جذبات سے لبریز ہوتا ہے کہ اس کی دعا کسی نہ کسی رنگ میں ضرور قبول ہو گی قرآن حکیم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ یعنی اے بندے مجھے پکارو میں تمہاری پکار کو سنوں گا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے ناچیز بندے کی کس قدر ڈھارس بندھاتا اور اسے یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ اس کی طرف چل کر آئے گا تو اس کا آقا دوڑ کر اس کے قریب پہنچے گا۔ مگر قبولیتِ دعا کے چند اصول اور شرائط ہیں جن کا جمع ہونا ضروری ہے۔ جیسے ایک جسمانی مرض سے شفا پانے کے لئے چند طبی اصولوں اور معالجہ کی شرائط پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے پاک کلام میں خود ہی ان اصولوں کا ذکر فرما دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ
عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ
دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ
لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ۔

کہ اے میرے رسول جب بھی میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو ان کو کہہ دے کہ میں تو ان کے بہت ہی قریب ہوں۔ اور جب کوئی میرا بندہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار کو ضرور سنتا ہوں۔ شرط صرف یہ ہے کہ مجھے پکارنے والا مجھ پر سچے دل سے ایمان رکھتا ہو اور میرے ہر حکم کی پوری پوری فرمانبرداری کرتا ہو۔ اسی قسم کے پکارنے والے کی دعائیں ضرور سنوں گا۔ تا وہ اپنا مقصد پا کر اور زیادہ ہدایت یافتہ ہو جاوے۔

پس دعا کرتے وقت تضرع ہی کافی نہیں بلکہ تقویٰ و طہارت۔ راست گوئی و کامل یقین۔ فرمانبرداری اور قربِ الٰہی کی شرائط کا جمع ہونا بھی ازبس ضروری ہے۔ بعض اوقات انسان اپنے لئے ایسی چیز مانگ لیتا ہے جو اس کے لئے مفید نہیں ہوتی اس لئے بسا اوقات اللہ تعالےٰ اس کی دعا کو ایسے رنگ میں قبول کر لیتا ہے کہ اس کو وہ شے عطا کرتا ہے جو اس کے لئے مفید ہو۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مومن امن کی حالت میں بھی دعا کرتا ہے۔ جو شخص صرف مصیبت کے وقت دعائیں کرنے لگ جاتا ہے اس کی دعائیں کم قبول ہوتی ہیں۔ کیونکہ جب عذابِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے تو توبہ کا دروازہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہ۔

دعا کی قبولیت کا طریق یہ ہے کہ مومن رقت والے الفاظ تلاش کرے۔ یہ مناسب نہیں کہ دعاؤں کو جنتر منتر کی طرح پڑھتا اور دہراتا رہے اور حقیقت کو نہ پہچانے۔ جسے عربی زبان سے پوری واقفیت نہ ہو وہ اپنی زبان میں دعا کے الفاظ دہرائے اور پوری سوزش اور توجہ کے ساتھ دعا میں لگ جاوے حتّٰی کہ روح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گر جائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کا ذکر کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں جسے حضور نے اسمِ اعظم قرار دیا اور جس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ جو بھی اس دعا کو پڑھے گا وہ ہر آفت سے نجات پائے گا وہ دعا یہ ہے:۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ
رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ
وَارْحَمْنِیْ۔

ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہیئے کہ اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے اس دعا کو وردِ زبان بنا کر اس کی معجزانہ تاثیر سے استفادہ کرے۔

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

"تشنہ رُوحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

پھر درِ خمخانہ احمدؑ پہ ہے اِک جمگھٹ
بیخود و سرمست ہو کر دی ہے رندوں نے صدا
وقت بھی حیرت سے اب تو گوش بر آواز ہے
تھم گئی ہے گردشِ روز و شب و صبح و مسا
رات کی خاموشیوں کو بھی زباں ملنے لگی
صُبح کی کرنوں سے پھُوٹے نغمہائے دلرُبا
پھر ہر اک تقدیر کی تحریر بدلی جائے گی
پھر نیا ہو گا نوشتہ ہر نئی تدبیر کا
پھر ہر اک ذرّے پہ ہو گی اک تجلی طور کی
پھر ہر اک دل میں کھنچے گا نقشۂ غارِ حرا
پھر بدل لیں گے لباس اپنا زمین و آسمان
پھر عطا ہو گا شفق کو اک نیا رنگِ حنا
آستانِ خالقِ کونین پر جھک جائیں گے
چھوڑ دیں گے لوگ بالآخر ہر اک مُردہ خدا
یہ نئی دنیا ہے یہ بن کر رہے گی ایک دن
ایک دن آخر بدل جائے گی دُنیا کی فضا
آپ کو بھی تو جبھی حکمِ خداوندی ہے یہ
"تشنہ روحوں کو پلا دو شربتِ وصل و بقا"

نسیم سیفی۔ (ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا بیٹا کلیم اللہ دونوں ٹانگوں میں دردوں کی وجہ سے بہت ہی بیمار ہے۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد شدید درد کے دورے پڑتے ہیں جن سے مریض کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔ جسم سُوکھ گیا ہے۔ کمزوری اس قدر ہے کہ چارپائی سے نیچے نہیں اتر سکتا۔ تین ماہ سے صاحبِ فراش ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احبابِ جماعت میرے بچے کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرماویں۔

(عاجز غلام محمد مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۲ محلہ صرافاں شاہدرہ ٹاؤن - لاہور)

عِبَادُالرَّحْمٰن کی خصوصیت

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے - ربوہ)

دنیا میں انسان کو دو قسم کے حقوق ادا کرنے پڑتے ہیں کچھ حقوق وہ ہیں - جو مخلوق خدا سے متعلق ہیں جنہیں حقوق العباد کہتے ہیں - دوسری قسم کے حقوق اللہ ہیں - اللہ تعالیٰ نے عِبَادُالرَّحْمٰن کی صفات بیان فرماتے ہوئے پہلے اُن دو صفات کا ذکر فرمایا تھا - جو حقوق العباد سے متعلق ہیں - اِس تقدم سے بھی حقوق العباد کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے بہت سی بداخلاقیاں حقوق العباد میں اعتدال سے نہ چلنے سے ہی پیدا ہوتی ہیں - اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ عِبَادُالرَّحْمٰن زمین میں آرام سے چلتے ہیں تکبر نہیں کرتے نیک اخلاق کا نمونہ ہوتے ہیں اور جاہلوں کے لئے بھی مجسم رحمت ہوتے ہیں - پھر فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔

(سورۃ الفرقان آخری رکوع)

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو اپنے رب کیلئے راتیں سجدوں میں اور کھڑے ہو کر گزار دیتے ہیں اور وہ (یعنی رحمٰن کے بندے) یہ بھی کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹلا دے - یقیناً اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے وہ دوزخ عارضی ٹھکانے کے طور پر بھی برا ہے اور دیر تک قیام کے لئے بھی برا مقام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان آیات کی تفسیر تحریر فرماتے ہیں:-

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا - وہ لوگ جو اپنی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام کرتے ہوئے گزار دیتے ہیں - اس میں عِبَادُالرَّحْمٰن کی یہ خصوصیت بتائی گئی ہے کہ وہ مصائب اور مشکلات کے اوقات میں جو رات کی تاریکیوں سے مشابہت رکھتے ہیں دعاؤں اور گریہ وزاری سے کام لیتے اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے رہتے ہیں وہاں اس میں تہجد کی ادائیگی بھی عِبَادُالرَّحْمٰن کا شعار قرار دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان کی راتیں خراٹے بھرتے ہوئے نہیں گذرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت اور عبادت میں گذرتی ہیں - وہ جسمانی تاریکی کو دیکھ کر ڈرتے ہیں کہ کہیں ان پر روحانی تاریکی بھی نہ آجائے اور وہ دعاؤں اور استغفار اور انابت سے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے نماز تہجد کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے - کہ:- إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَّأَقْوَمُ قِيْلًا (مزمل ع ۱)

یعنی رات کو اٹھنا انسانی نفس کو مسلنے میں سب سے زیادہ کامیاب نسخہ ہے اور رات کو خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گرے رہنے والوں کی روحانیت ایسی کامل ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ سچ کے عادی ہو جاتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز تہجد کا اس قدر خیال رہتا تھا کہ بعض دفعہ رات کو اٹھ کر چکر لگاتے اور دیکھتے کہ کون کون تہجد پڑھ رہا ہے - ایک دفعہ مجلس میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا ذکر آگیا کہ وہ بڑی خوبیوں کا مالک ہیں - آپ نے فرمایا - ہاں بڑا اچھا ہے - بشرطیکہ تہجد بھی پڑھے - معلوم ہوتا ہے اُن دنوں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ تہجد پڑھنے میں سستی کرتے ہوں گے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ذریعہ سے انہیں توجہ دلائی کہ وہ اپنی اس سستی کو دور کریں - چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے اس دن سے تہجد کی نماز میں باقاعدگی اختیار کر لی -

ایک دفعہ رات کے وقت آپؐ اپنے داماد حضرت علیؓ اور اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور باتوں باتوں میں دریافت فرمایا کہ کیا تم تہجد پڑھا کرتے ہو - حضرت علیؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ - پڑھنے کی کوشش تو کرتے ہیں - لیکن جب خدا تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت کسی وقت آنکھ نہیں کھلتی تو نماز رہ جاتی ہے - آپ اسی وقت اٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑے اور بار بار فرماتے وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا (بخاری کتاب الکسوف باب التحریض علی قیام اللیل) یعنی انسان اپنی غلطی تسلیم کرنے کی بجائے مختلف تاویلیں کر کر کے اپنے قصور پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے - آپ کا مطلب یہ تھا کہ بجائے اسکے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے انہوں نے یہ کیوں کہا کہ جب خدا کا منشاء ہوتا ہے کہ ہم نہ جاگیں تو پھر ہم سوئے رہتے ہیں - اور اس طرح اپنی غلطی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر رات کو میاں کی آنکھ کھلے اور وہ تہجد کے لئے اُٹھے تو اپنی بیوی کو بھی تہجد کے لئے جگائے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اسکے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے - اور اگر بیوی کی آنکھ کھل جائے اور اس کا میاں جگانے کے باوجود نہ اٹھے تو اس کے منہ پر پانی کا ہلکا سا چھینٹا دے آپ تہجد کی اہمیت پر اس قدر زور دیا کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا - اللہ تعالیٰ رات کے آخری حصے میں بندوں کے قریب آجاتا ہے اور ان کی دعاؤں کو دن کی نسبت بہت زیادہ قبول فرماتا ہے -

آپ نے ایک دفعہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ انسان نوافل کے ذریعہ مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے کہ وہ سنتا ہے - اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے - اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ رات کا اٹھنا انسان کو اللہ تعالیٰ کے کتنا قریب کر دیتا ہے - مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ میں تہجد پڑھنے کی عادت بہت کم ہو گئی ہے - حالانکہ اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی یہ ایک خاص خوبی بتائی ہے کہ وہ اپنی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام میں گزار دیتے ہیں مگر چونکہ یہ آیات مسلمانوں کے دور حکومت کی امتیازی خصوصیات کی بھی حامل ہیں اسلئے يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جب دنیا پر غلبہ حاصل ہو گا تو وہ عیش و عشرت میں منہمک نہیں ہوں گے بلکہ ان کی راتیں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ و قیام کرتے ہوئے گذریں گی - چنانچہ جب تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں مسلمانوں کی اس امتیازی خصوصیت کا بھی نہایت واضح طور پر علم حاصل ہوتا ہے تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب روم کے ساتھ مسلمانوں کی لڑائی ہوئی تو رومی جرنیل نے اپنا ایک وفد مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا اور اس نے کہا کہ تم مسلمانوں کے لشکر کو جا کر دیکھو اور پھر واپس آکر بتاؤ کہ ان کی کیا کیفیت ہے وہ وفد اسلامی لشکر کا جائزہ لے کر واپس گیا تو اس نے کہا کہ ہم مسلمانوں کو دیکھ آئے ہیں وہ ہمارے مقابلہ میں بہت تھوڑے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی جن ہیں کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ دن کو لڑتے ہیں اور رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہو جاتے ہیں - ہمارے سپاہی جو دن بھر کے تھکے ماندے ہوتے ہیں وہ تو رات کو شرابیں پیتے اور ناچ گانے میں مشغول ہو جاتے ہیں - اور جب ان کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو آرام سے سو جاتے ہیں - مگر وہ لوگ کوئی عجیب مخلوق ہیں کہ دن کو لڑتے ہیں اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے اور اس کا ذکر کرتے ہیں - ایسے لوگوں سے لڑنا بے فائدہ ہے - چنانچہ دیکھ لو اس ذکر الٰہی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بھی آسمان سے ان کی مدد کے لئے اترا اور اس نے انہیں بڑی بڑی طاقتور حکومتوں پر غالب کر دیا - عرب کی ساری آبادی ایک لاکھ تھی - مگر انہوں نے روم جیسے ملک سے ٹکر لی جس کی بیس کروڑ آبادی تھی پھر انہوں نے کسریٰ کے ملک پر حملہ کر دیا اور اسکی آبادی بھی بیس تیس کروڑ تھی گویا ۵۰ کروڑ کی آبادی رکھنے والے ملک پر ایک لاکھ ۲۰ ہزار کی آبادی رکھنے والے ملک کا ایک حصہ حملہ آور ہوا - اور پھر یہ ملک اتنے طاقتور تھے کہ ہندوستان بھی ان کے ماتحت تھا - چین بھی ان کے ماتحت تھا - اسی طرح ٹرکی آرمینیا عراق عرب کے اوپر کے ممالک مصر اور فلسطین وغیرہ بھی ان کے ماتحت تھے - مگر باوجود اتنی کثرت کے مٹھی بھر مسلمانوں نے ان لوگوں کا صفایا کر دیا اور بارہ سال کے عرصہ میں ان کی فوجیں قسطنطنیہ کی دیواروں سے جا ٹکرائیں - یہ فتوحات جو مسلمانوں کو حاصل ہوئیں صرف ذکر الٰہی اور يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا کا نتیجہ تھیں۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۹ ستمبر تا پندرہ ستمبر تک چندہ مساجد کے لئے ایک ہزار چھ سو بیاسی روپے کے وعدہ جات موصول ہوئے ہیں اور آٹھ سو اکیس روپے وصولی ہوئی ہے گویا اب تک کل وعدہ جات چار لاکھ انچاس ہزار آٹھ سو چوبیس روپے کے اور کل وصولی تین لاکھ ترانوے ہزار نو سو بارہ روپے کی ہو چکی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

گذشتہ چند ہفتوں سے چندہ مساجد کے سلسلہ میں پھر کچھ کمی آ گئی ہے۔ حالانکہ مسجد تعمیر ہو جانے اور افتتاح ہو چکنے کی وجہ سے چندہ کی آمد بڑھنی چاہیئے تھی نہ کہ کم ہونی چاہیئے تھی۔

ابھی مزید ایک لاکھ چھ ہزار روپیہ ہم نے اور جمع کرنا ہے۔ تب مسجد پر خرچ کی ہوئی رقم پوری ہو سکتی ہے یہ رقم اتنی زیادہ نہیں کہ پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی احمدیہ خواتین تھوڑی سی توجہ اور محنت سے پوری نہ کر سکیں۔ مسجد تعمیر ہو جانے سے ہماری ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ جب تک اس خرچ کی ہوئی رقم کو پورا نہ کر لیں مزید کسی کام کا بوجھ نہیں اٹھا سکتیں۔

تمام عہدہ داران کو چاہیئے کہ اس سلسلہ میں خاص کوشش کر کے اس رقم کا معتدبہ حصہ جلسہ سالانہ تک ادا کر دیں۔ جن بہنوں نے وعدہ لکھوایا ہوا ہے۔ لیکن ادائیگی نہیں کی وہ جلد سے جلد کوشش کریں۔ پچپن ہزار کے وعدہ جات ایسے ہیں جن کی ادائیگی اب تک نہیں ہوئی وہی رقم تمام لجنات کی طرف سے ادا ہو جائے تو پھر مزید پچاس ہزار کے وعدہ جات حاصل کئے جانے کی ضرورت رہ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم غلبہ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیاں دے سکیں۔

(خاکسار: مریم صدیقہ)

دعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب گوندل اور ان کے لڑکے احسان اللہ بعمر ۱۳ سال کو موضع شادیوال ضلع گجرات میں مورخہ ۸ ستمبر کو جبکہ وہ دونوں اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے ایک گروہ نے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب جماعت احمدیہ شادیوال کے ایک سرگرم ممبر تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اور ان کے لڑکے کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو

(خاکسار محمد شفیع امیر جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات)

اعلان

مکرم صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ چوہدری محمد صدیق صاحب نے درخواست دی ہے کہ مکرم بھائی محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں نور محمد صاحب ساکن ربوہ (ٹال لکڑی والے) وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی کوئی اولاد نہیں۔ ان کے ایک بھائی مکرم میاں غلام محمد صاحب ولد نور محمد صاحب ساکن بدین حیدرآباد پاکستان نے مرحوم کے ترکے کا مطالبہ کیا ہے۔ مرحوم کی نقد رقم مبلغ ۲۹۴/۹۴ روپے مکرم مستری امام الدین صاحب گجراتی ٹال والے ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ کے پاس جمع ہے۔ اس رقم کی ادائیگی کے متعلق فیصلہ کیا جانے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

ضرورت کتاب قواعد اللغۃ العربیہ

جامعہ احمدیہ کو ستر کتاب "قواعد اللغۃ العربیہ" (مؤلف۔ حضرت حفنی بک ناصف و محمد بک دیاب والشیخ مصطفیٰ طموم و محمد آفندی) کی ضرورت ہے جس دوست کے پاس یہ کتاب جتنی تعداد میں ہو ہمیں عنایت فرما دیں۔ قیمت ادا کر دی جائیگی (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

دفتر دوم اور سوم کے لئے لمحۂ فکریہ

اس سال تحریک جدید میں وصولی کی رفتار غیر تسلی بخش ہے۔ جس کی وجہ سے مرکزی اور مبلغین کے اخراجات پورے کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

مجاہدین دفتر دوم اور سوم کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنی موعودہ رقوم جلد از جلد ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا وعدہ ہر حال پورا کرنا ہوتا ہے۔ جب انسان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا ضروری ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے وعدہ کی ادائیگی بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔ پس تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بقیہ ۱½ ماہ میں اپنے وعدے پورے کر کے عند اللہ ماجور ہوں

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

عہدیداران الجمعیۃ العلمیۃ
جامعہ احمدیہ
(برائے سال ۱۹۶۷ـ۶۸ء)

محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے برائے سال ۱۹۶۷ـ۶۸ء الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران کو منظور فرمایا ہے:۔

۱۔ الرئیس (صدر) : مولانا غلام باری صاحب سیف (پروفیسر جامعہ احمدیہ)
۲۔ نائب الرئیس : عطاء المجیب صاحب راشد (متعلم درجہ خامسہ)
۳۔ الامین (جنرل سیکرٹری) : منصور احمد عمر (" " رابعہ)
۴۔ نائب الامین الاول : محمد دین صاحب ناز (" " ثالثہ)
۵۔ نائب الامین الثانی : مرزا محمود احمد صاحب (" " اولیٰ)
۶۔ مساعد التحریر للبشریٰ (نائب ایڈیٹر) : محمد جلال صاحب شمس (" " خامسہ)
۷۔ مساعد التحریر لمجلۃ الجامعۃ : حمید رضی صاحب ظفر (" " رابعہ)

(منصور احمد عمر الامین الجمعیۃ العلمیۃ بالکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

مورخہ ۸/۹ بعد نماز جمعہ احباب جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی۔

"محترم حضرت میاں عبد الرشید صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلف حضرت میاں چراغ دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف بیرون دہلی گیٹ لاہور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے نہایت نیک۔ متقی۔ دعاگو بزرگ تھے آپ ان خوش نصیب اصحاب میں سے تھے جنہوں نے اپنے کانوں سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے "خطبہ الہامیہ" سنا۔

سیدنا حضرت مسیح پاکؑ کی محبت کی وجہ سے آپ ہر وقت عشق الٰہی میں گداز رہتے اور ہر آن ذکر الٰہی سے آپ کی زبان تر رہتی تھی ——— آپ کی وفات پر ہم سب گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ ہم سب کو صحابہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور آپ کی اولاد کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نیز حضرت میاں صاحب مرحوم کے جملہ لواحقین خصوصاً آپ کی صاحبزادیوں اور صاحبزادگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

(بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

کامیابی اور درخواست دعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور دیگر عزیزوں کی دعا سے عاجز کو بی اے انگلش میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ تمام بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید کامیابی سے نوازے۔

منصور احمد اندرون بھاٹی گیٹ۔ لاہور

اقوام متحدہ کی کارگزاریاں

ایشیائی ترقیاتی بنک۔

ایشیائی ترقیاتی بنک نے جو اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و مشرق بعید (ایکیفے) کے تحت دائرۂ وجود میں آیا ہے اپنے صدر مقام واقع منیلا میں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اس بنک کا اختیار شدہ دائرہ ایک ارب ڈالر ہے اور اس کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ علاقے کی اقتصادی ترقی کو فروغ دینے میں مدد دے۔

ایکیفے کے علاقے میں سے بنک کے ۱۸ چارٹرڈ اراکین یہ ہیں: پاکستان۔ افغانستان۔ آسٹریلیا۔ کمبوڈیا۔ سیلون۔ چین۔ بھارت۔ جاپان۔ کوریا۔ لاؤس۔ ملائشیا۔ نیپال۔ نیوزی لینڈ۔ فلپائن۔ سنگاپور۔ تھائی لینڈ۔ جمہوریہ ویت نام اور مغربی ساموا۔

علاقے کے باہر سے چارٹر کئے ہوئے اراکین ملک یہ ہیں: آسٹریا۔ بلجیم۔ کینیڈا۔ ڈنمارک۔ فن لینڈ۔ وفاقی جمہوریہ جرمنی۔ ناروے۔ سویڈن۔ برطانیہ اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ بنک کے صدر مسٹر تاکیشی وتانابے نے جو جاپان کے رہنے والے ہیں ایک بیان میں بتایا کہ بنک کے کام میں یہ دو بڑے مقصد ہونے چاہئیں۔ ایشیا کی ترقی کے لئے جس قدر سرمایہ ممکن ہو جمع کیا جائے اور ایسے سرمائے کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ سب سے زیادہ عمدہ چیز جو بنک دے سکتا ہے۔ فنی علم ہوگا۔ بنک سے دیئے جانے والے قرضوں کی پالیسی کے بارے میں انہوں نے ہمہ گیری کی ضرورت پر زور دیا۔ کیونکہ ممبر ملکوں میں مختلف النوع حالات پائے جاتے ہیں

رضاکارانہ چندے۔

سال کے دوران میں منعقد ہونے والی وعدہ کانفرنس میں مختلف ملکوں نے مجموعی طور پر بیس کروڑ اسی لاکھ ڈالر کے چندے خوراک کے عالمی پروگرام کے واسطے دیئے۔ اس رقم میں سے سترہ کروڑ ڈالر اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے لئے تین کروڑ ایک لاکھ ڈالر مشرق قریب کے رہنے والے مہاجرین فلسطین سے متعلق اقوام متحدہ کے ادارہ بحالیات و امداد (انروا) کے لئے (ایک کروڑ بارہ لاکھ ڈالر ۱۹۶۶ء کے وعدے کی تکمیل میں اور باقی ۱۹۶۷ء کے لئے) اور بیس لاکھ ڈالر اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کے لئے دیئے۔

تربیت و تحقیقات کا ادارہ

ان مخصوص تربیتی منصوبوں میں جن کی ذمہ داری اقوام متحدہ کے ادارۂ تربیت و تحقیقات نے ۱۹۶۶ء میں لی تھی، ایک سیمینار فنی امداد کے مسائل پر اور دوسرے مخصوص اداروں کا موضوع شامل تھا۔ تحقیقاتی پروگرام جو پہلے سے جاری تھے یا جن کی تشکیل سال کے دوران میں ہوئی تین بڑے عنوانات کے تحت رکھے گئے۔ ترقی پذیر ملک اور جدت پسندی، بین الاقوامی تنظیم کے ضمن میں مطالعے اور اف انحوت اور بین الاقوامی قانون کے ضمن میں مطالعے اکیڈمی وظیفے ایڈلائی اسٹیونسن میموریل پروگرام کے تحت عطا کئے گئے۔

جنرل اسمبلی نے اپنے ۲۱ویں اجلاس میں ادارے کی اہمیت کا اعتراف کیا۔ اور جو ترقی اس نے کی تھی اس کا خیر مقدم کیا۔ اس ادارے کی مجلس متولیان نے اپنے تیسرے اجلاس میں جو ماہ مارچ میں ہوا تھا برطانیہ کے سر کینیتھ ینگ کو دوبارہ چیئرمین منتخب کیا اور بھارت کے مسٹر بی ڈی دس بکھ کو نائب چیئرمین بنایا۔ مسٹر گیبریل وا۔ ابوسیر اس کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر بنائے گئے۔

خوراک کی عالمی رسد

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے پہلی بار ۶۶-۱۹۶۵ء میں خوراک کی عالمی رسد کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔ توقع کی گئی ہے کہ اس کی صورت حال ۶۷-۱۹۶۶ء میں کسی قدر سدھر جائے گی یہ بات ادارۂ خوراک و زراعت نے بیان کی تھی۔

اندازہ لگایا گیا کہ گیہوں اور چاول جیسی اشیا کی مقدار بڑھ جائے گی۔ تاہم یہ توقع تھی کہ ترقی پذیر ملکوں میں ان اشیاء کی پیداوار میں اضافہ اس سالانہ فی صد شرح سے کم رہے گا۔ جو کہ ۶۵-۱۹۶۴ کی سطح تک پیداوار فی کس لانے کے لئے ضروری تھی۔

چونکہ ترقی پذیر ملکوں میں خوراک کی کمی بڑھ رہی تھی اس لئے جنرل اسمبلی نے فوراً استدعا کی کہ بھوک کا مقابلہ کرنے کے لئے کثیر الاطراف غذائی امداد کے پیچیدہ مسئلے کا مسلسل مطالعہ کیا جائے۔ خوراک کا عالمی پروگرام اس علاقے میں اب ٹھوس کام کر رہا ہے۔ اسی لئے اقوام متحدہ اور ادارہ خوراک و زراعت مل کر ۱۹۶۸ء کے لئے ایک رپورٹ اس موضوع پر تیار کریں گے کہ کس طرح بڑے پیمانے کی کثیر الاطراف کارروائی قلت خوراک کو پورا کر سکتی ہے۔

خوراک کا عالمی پروگرام اقوام متحدہ اور ادارہ خوراک و زراعت کی ایک مشترک مہم ہے جسے جنرل اسمبلی نے اپنے بیسویں اجلاس میں ایک فیصلے کے مطابق مزید تین سال کی توسیع دے دی ہے۔

دنیا کی آبادی

اقوام متحدہ کے سالنامہ پیدائش و اموات کے مطابق دنیا کی آبادی ۱۹۶۵ء کے وسط میں تین ارب اٹھائیس کروڑ پچاس لاکھ ہو چکی تھی۔ گویا ۱۹۳۰ء کے بعد سے ایک ارب بیس کروڑ کا اضافہ ہوا تھا۔

اس کے برعکس دنیا میں شرح اموات برابر گھٹ رہی ہے ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۴ء تک کی مدت میں شرح اموات بلحاظ آبادی سولہ فی ہزار تھی جب دس سال پہلے تخمینہ لگایا گیا تھا کہ وہ اٹھارہ فی ہزار ہوگی۔

۱۰ر دسمبر کو یوم حقوق انسانی کے موقعہ پر سیکرٹری جنرل نے اضافہ آبادی انسانی وقار اور فلاح و بہبود کے اعلان کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ جس پر بارہ ملکوں کے سربراہوں نے دستخط کئے تھے۔

انہوں نے کہا کہ فروغ آبادی کو اس شرح اموات میں بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ قومیں اپنے اقتصادی نصب العین کو اس پر منحصر رکھ سکتی ہیں۔

اسمبلی نے اقتصادی اور سماجی کونسل اور متعلقہ اداروں سے کہا کہ آبادی کے ضمن میں تربیتی اور تحقیقاتی اطلاعات دینے اور مشاورتی خدمات ادا کرنے کے لئے قومی اور علاقائی بنیاد پر اعانت کی جائے۔

اس موضوع پر بحث کے دوران میں اسمبلی کو مطلع کیا گیا کہ ایک توقع کے مطابق چالیس سال سے بھی کم مدت میں دنیا کی آبادی دوگنی ہو جائے گی۔ اگر اس میں اضافے کی رفتار وہی رہی جو اب ہے۔

وصیت

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصیت مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہے تاکہ اگر کسی صاحب کو اس وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ... ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) اس وصیت کو جو نمبر دیا جاتا ہے وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہے بلکہ یہ مسل نمبر ہے۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیا جائے گا۔ (۳) وصیت کنندہ سیکرٹری صاحب مال اور سیکرٹری صاحب وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۹۷۰

میں محمودہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۵/۹ دستگیر کالونی فیڈرل بی ایریا ڈاک خانہ کراچی ۳۸ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ میرا حق مہر مبلغ دو صد روپے (۲۰۰/-) بذمہ خاوند ہے۔

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:-

(۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزنی ایک تولہ
(۲) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۱/۲ تولہ

جملہ وزن ۱½ تولے قیمت ۱۸۰/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۱/- روپیہ)

العبد: نشان انگوٹھا مسماۃ محمودہ بیگم

گواہ شد:- بشیر احمد بقلم خود ولد چوہدری عبدالکریم خاوند موصیہ۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی جماعت احمدیہ۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار مکرم ریاض احمد صاحب قیصر کو ۱۵ / ۹ بروز جمعہ پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے جو خاکسار کا نواسہ اور مکرم حکیم سراج الدین صاحب آف شادیوال ضلع گجرات سابق درویش قادیان کا پوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ نومولود کو نیک خادم دین اور لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (صوفی رحیم بخش پنچ گھرائی)

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا اور اس کی عظیم الشان تاثیر

جو شخص دن رات سچے دل سے یہ دعا کرے گا وہ برائیوں اور گناہوں سے بچایا جائیگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی قرآنی دعا کی عظیم الشان تاثیر کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہر مسلمان دن رات میں پانچ نمازیں پڑھتا ہے اور ہر نماز میں کچھ فرض ہوتے ہیں اور کچھ سنتیں ہوتی ہیں اور کچھ نوافل ہوتے ہیں اور پھر تہجد اور اشراق وغیرہ کی بھی نمازیں ہیں۔ ان سب نمازوں میں وہ سورۃ فاتحہ پڑھتا ہے اور نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہے کہ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

یعنی اے خدا! میری زندگی میں بعض کام بُرے ہوں گے اور بعض اچھے ہوں گے بعض ایسے ہوں گے جو پسندیدہ ہوں گے اور اعلیٰ درجہ کے اخلاق کے مطابق ہوں گے اور بعض ایسے ہوں گے جو ناپسندیدہ ہوں گے اور اخلاقی معیار سے گرے ہوئے ہوں گے۔ الٰہی میری دعا تجھ سے یہ ہے کہ تو ہمیشہ میرا قدم ایسے راستہ پر رکھیو جو صراطِ مستقیم ہو جس پر چلنے کے نتیجہ میں کسی قسم کا ظلم نہ ہو۔ کسی قسم کی تعدی نہ ہو کسی قسم کی بے حیائی نہ ہو اور جس پر چل کر میں ہر قسم کے نقصانات سے محفوظ رہوں۔ اب جو شخص دن رات اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا رہے گا اور دعا بھی سچے دل سے کرے گا وہ برائیوں اور گناہوں میں ملوث ہی کس طرح ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے سامنے شہوات کا سوال آئے گا تو فوراً اس کے دل میں خیال پیدا ہو گا کہ میں سیدھے راستہ پر چلوں یعنی شہوات کو پورا کرنے کے جو حلال طریق اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں ان کو اختیار کروں ناجائز اور حرام راستہ اختیار نہ کروں۔ کھانے پینے کا سوال آئے گا تو فوراً اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم آجائے گا کہ

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا

(اعراف ع ۳)

کھاؤ اور پیو مگر اسراف سے کام نہ لو۔ معاملات کی طرف آئے گا تو فوراً اس کے سامنے یہ بات آجائے گی کہ میں نے دھوکہ بازی نہیں کرنی۔ دغا اور فریب سے کام نہیں لینا۔ کیونکہ ایسا کرنا ظلم ہے۔ غرض جو شخص یہ سمجھ کر دعا کرے گا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں تمسخر نہیں کر رہا۔ ہنسی نہیں کر رہا۔ دین سے تلعب نہیں کر رہا وہ کھانے پینے کے معاملات میں دوستوں کے تعلقات میں بیوی بچوں سے سلوک کرنے میں شہریت کے حقوق اور فرائض ادا کرنے میں غیر ممالک اور اقوام سے تعلقات رکھنے میں ہمیشہ یہ غور کرتا رہے گا کہ میں وہ راستہ اختیار کروں جو سیدھا ہے اور جس میں کسی قسم کی کجی نہیں پائی جاتی۔ آخر جو شخص خدا سے کچھ مانگے گا وہ خود اس کے مطابق عمل کرنے کے لئے کیوں تیار نہیں ہوگا۔ کیا کوئی شخص کبھی یہ دعا کیا کرتا ہے کہ یا اللہ مجھے ہیضہ ہو جائے۔ وہ کیوں یہ دعا نہیں کرتا اس لئے کہ وہ ہیضہ کو بُرا سمجھتا ہے اگر وہ اچھا سمجھتا تو اللہ تعالیٰ سے ضرور مانگتا۔ پس وہی چیز انسان اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے جسے وہ اپنے لئے اچھا سمجھتا ہے اور جب وہ کسی چیز کو اچھا سمجھے گا تو لازماً اس کو حاصل کرنے کی کوشش بھی کرے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۱ حصہ اول ص ۱۸۸)

درخواست دعا میرے خسر محترم نور احمد صاحب درویش صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق قادیان سے ان کے شدید بیمار ہونے کی اطلاع آئی ہے، جملہ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (حبیب اللہ نائیک کارکن دفتر جلسہ سالانہ)

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی

نماز جنازہ اور تدفین میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ منشی عبدالغنی صاحب کی نعش مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۷ء بعد نماز جمعہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ مرحومہ دو ہفتہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۱ اور ۲۲ ستمبر کی درمیانی شب بعمر ۷۵ سال وفات پا گئی تھیں۔ مورخہ ۲۲ ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں نماز جمعہ کے لئے آئے ہوئے بکثرت احباب شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ جنازہ مقبرہ بہشتی لے جا کر مرحومہ کی نعش کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ ۱۹۱۲ء میں ایک خواب کی بناء پر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں آخر تک احمدیت اور خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ تہجد گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔ صابر شاکر منکسر المزاج کم گو اور بہت مہمان نواز واقع ہوئی تھیں۔ آپ کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی آپ نے چار بیٹیاں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔ ان میں حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ عبدالحئی صاحب ربوہ، مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالرشید صاحب مترا مالک پیکو انجینئرنگ کمپنی شکارپور، رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم اور بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحئی صاحب صابر رسالپور شامل ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۲

چندہ انصار اللہ اور اراکین ربوہ کا فرض

باہر سے مرکز میں آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کا فرض سب سے پہلے اہل ربوہ پر عائد ہوتا ہے۔ انصار اللہ کے اجتماع کا چندہ اراکین مجلس انصار اللہ ربوہ کے لئے اوسطاً تین روپے سالانہ فی رکن مقرر ہے۔ مکرم زعیم صاحب اعلیٰ ربوہ وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اراکین اور حلقہ وار زعما کا فرض ہے کہ وہ ان کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ اور اس چندہ کی سو فیصدی وصولی جلد مکمل کروا دیں تاکہ انتظامات میں کوئی دقت نہ ہو۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

محترمہ بھاگ بھری صاحبہ اہلیہ میاں خوشی محمد صاحب کی وفات

ربوہ۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مسماۃ بھاگ بھری صاحبہ اہلیہ مکرم میاں خوشی محمد صاحب خادم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲۰ ستمبر ۶۷ء دو بجے بعد دوپہر بعمر ۸۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۲۱ ستمبر کو بعد نماز عصر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے مسجد ناصر کے میدان میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں لہٰذا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحومہ کو وہاں دفن کیا گیا۔ مرحومہ نیک طبع صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور بہت ملنسار تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴